بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

پہلا عیدِ ولادتِ مسیح

انجیل شریف کے الفاظ میں

بقلم ڈاکٹر ایم۔ ایچ دُرانی۔ حیدر آباد دُکن

First Christmas

According to the Holy Gospel

By

Dr. M.H. Durrani

1st Time Published in December 20th 1961

Jan 25th 2007

www.noor-ul-huda.org

الوہیت مسیح

(انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنار کوع ۱: آیت ۱تا۱۸)

"ابتدا میں کلام[1] تھااور کلام خدا کے ساتھ تھااور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اُسکے وسیلہ سے پیدا ہوئیں اور جو کچھ پیدا ہوااُس میں سے کوئی بھی چیز اُس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی اور کلام مجسم[2] ہوا۔ شریعت تو موسیٰ کی معرفت دی گئی۔ مگر فضل اور سچائی یسوع مسیح کی معرفت پہنچی۔ خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اُسی نے ظاہر کیا(یوحنا ۱: ۱تا۱۸)۔

---

[1] کلام سے مراد سیدنا مسیح ہیں۔ کیونکہ آپ تخلیق عالم سے پیشتر خدا کی ذات میں اور ذہن میں موجود تھے اور مشمل نطق ذات الٰہی کو ظاہر کرتے رہے گویا کہ مسیح کلمۃ اللہ سے ایسا ہی تعلق رکھتے ہیں جیسے انسانی عقل انسان کی ذات سے علاقہ رکھتی ہے۔ لہذا کلام متکلم کی عقل و حکمت اور اس کے روح کا اظہار ہے۔

بشارت تجسد مسیح

(انجیل شریف بہ مطابق حضرت لوقا رکوع ۱: آیت ۲۶تا۳۸)

چھٹے مہینے اللہ وتبارک تعالیٰ نے حضرت جبرائیلؑ کو گلیل کے ایک شہر ناصرت میں ایک کنواری کے پاس بھیجا۔ جن کی منگنی حضرت یوسف نامی کے ایک شخص سے ہوچکی تھی۔ جو حضرت داؤد کی نسل سے تھے۔ اس کنواری کا نام حضرت مریم بتولہ تھا۔ فرشتہ نے آپ کے پاس آکر کہا سلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبارکاتی۔ تم پر بڑا فضل ہوا ہے، پروردگار تمہارے ساتھ ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ فرشتہ کا یہ کلام سن کر گھبرائیں اور سوچنے لگیں کہ یہ کیسا سلام ہے۔ لیکن فرشتہ نے آپ سے فرمایا: مریم تم خوف نہ کرو تم پر پروردگار کی مہربانی ہوئی ہے۔ تم حاملہ ہوگی اور تمہارے بیٹا پیدا ہوگا تم اس کا نام عیسیٰ رکھنا۔ وہ بزرگ ہوگا اور پروردگار کا محبوب کہلائے گا، رب العالمین اس کے باپ داؤد کا تخت اسے دیں گے۔ اور وہ آل یعقوب کے گھرانے پر ہمیشہ تک حکمرانی کرے گا۔ اور اس کی بادشاہی کبھی ختم نہ ہوگی۔ حضرت مریم نے فرشتہ سے یہ پوچھا کہ یہ کس طرح ہوگا؟ میں تو کنواری ہوں۔ فرشتہ نے جواب دیا کہ روحِ پاک تم پر نازل ہوگی اور خدا تعالیٰ کی قدرت تم پر سایہ ڈالے گی، اس لئے وہ مقدس جو پیدا ہوگا خدا تعالیٰ کا محبوب کہلائے گا۔ اور دیکھو! تمہاری رشتہ دار الیشبع کے بھی بڑھاپے میں بیٹا ہونے والا ہے اور جسے لوگ بانجھ کہتے تھے وہ چھ ماہ سے حاملہ ہے۔ کیونکہ پروردگار کے نزدیک کچھ بھی غیر ممکن نہیں۔ حضرت مریم صدیقہ نے جواب دیا: میں پروردگار کی بندی ہوں، جیسا آپ نے فرمایا ہے اللہ کرے ویسا ہی ہو! تب فرشتہ ان کے پاس سے چلا گیا۔

عیدِ زیارت

(انجیل شریف بہ مطابق حضرت لوقا رکوع ا آیت ۳۹تا۴۵) بتاریخ ماہ اپریل ۵ قبل از مسیح

انہی دنوں میں حضرت مریم تیار ہو کر جلدی سے یہودیہ کے پہاڑی علاقہ کے ایک شہر کو گئیں اور حضرت زکریا کے گھر میں داخل ہو کر حضرت الیشبع کو سلام کیا۔ جب حضرت الیشبع نے حضرت مریم بتولہ کا سلام سنا تو بچہ ان کے رحم میں اچھل پڑا اور حضرت الیشبع روحِ پاک سے بھر گئیں اور بلند آواز پکار کر کہنے لگی: تم عورتوں میں مبارک ہیں اور تمہارے کے پیٹ کا پھل مبارک ہے۔ اور مجھ پر یہ فضل کس لئے ہوا کہ میرے مولا کی ماں میرے پاس آئیں؟ کیونکہ دیکھو! جونہی تمہارے سلام کی آواز میرے کانوں میں پہنچی بچہ خوشی کے مارے میرے پیٹ میں اچھل پڑا۔ مبارک ہے وہ جو ایمان لائی کہ پروردگار نے جو کچھ اسے کہا وہ پورا ہو کر رہے گا۔

مناجات

(انجیل شریف بہ مطابق حضرت لوقا رکوع ا آیت ۴۶تا۵۵)

حضرت مریم صدیقہ کا گیت

---

[2] تجسم سے مراد خدا کا انسانیت اختیار کرنا ہے۔ اس سے الوہیت کا انسانیت میں تبدیل ہونا مراد نہیں۔ کیونکہ خدا کبھی بھی غیر خدا نہیں ہوسکتا۔ اور نہ ہی غیر خدا کبھی بن سکتا ہے۔ لہذا تجسم سے مراد خدا کا انسانیت کا جامہ پہننا ہے۔

اور حضرت مریم نے کہا:

میری جان پروردگار کی تعظیم کرتی ہے۔

اور میری روح میرے نجات دینے والے خدا سے خوش ہوئی۔

کیونکہ اس نے اپنی کنیز کی پست حالی پر نظر کی۔

دیکھو! اب سے لے کر ہر زمانہ کے لوگ مجھے مبارک کہیں گے۔

کیونکہ خدائے قادر نے میرے لئے بڑے بڑے کام کئے ہیں اور اس کا نام پاک ہے۔

اس کی رحمت اس سے ڈرنے والوں پر نسل بہ نسل جاری رہتی ہے۔

اس نے اپنے بازو سے عظیم کام کئے ہیں۔ جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے۔ اس نے انہیں تتر بتر کر دیا۔

اس نے حاکموں کو ان کے تخت سے نیچے گرا دیا۔ اور پست حالوں کو اوپر اٹھا دیا۔

اس نے بھوکوں کو اچھی چیزوں سے سیر کر دیا۔ لیکن دولتمندوں کو خالی ہاتھ لوٹا دیا۔

اس نے اپنے خادم اسرائیل کی دستگیری کی اپنی اس رحمت کی یادگاری میں

جس کا اس نے ہمارے باپ دادا سے، ابراہیم سے اور اس کی آل اولاد سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ان پر ہمیشہ تک ہوتی رہے گی۔

اور حضرت مریم تقریباً تین ماہ تک حضرت الیشبع کے ساتھ رہیں اور پھر اپنے گھر لوٹ گئیں۔

رازِ تجسم کا حضرت یوسف پر آشکارا ہونا

(انجیل شریف بہ مطابق حضرت متی رکوع ۱ آیت ۱۸ تا ۲۵) بتاریخ جولائی ۵ قبل از مسیح

اب سیدنا عیسیٰ المسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مریم بتولہ کی منگنی حضرت یوسف کے ساتھ ہو گئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روحِ پاک کی قدرت سے حاملہ پائی گئیں۔ پس ان کے شوہر[3] حضرت یوسف نے جو متقی اور پرہیزگار تھے اور آپ کو بدنام کرنا نہیں چاہتے تھے آپ کو چپکے سے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔ وہ ان باتوں کو سوچ ہی رہے تھے کہ پروردگار کے فرشتہ نے آپ کو خواب میں دکھائی دے کر کہا اے یوسف ابن داؤد! اپنی زوجہ مریم کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈرو کیونکہ جو اس کے پیٹ میں ہے وہ روح پاک کی قدرت سے ہے اس کے بیٹا ہو گا اور تم اس کا نام عیسیٰ رکھنا وہی اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ جو پروردگار نے نبی[4] کی معرفت کہا تھا وہ پورا ہو کہ

دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی

اور اس کا نام عمانوایل رکھیں گے

---

[3] یہاں شوہر "اور بیوی" اضافی لفظ ہیں۔ یہودی دستور کے مطابق منگیتر کے لئے لفظ شوہر یا بیوی کا استعمال جائز تھا۔ لہذا یہاں لفظ بیوی یا شوہر کا استعمال یہودی دستور کے مد نظر کیا گیا ہے نہ کہ حقیقی معنوں میں ہوا ہے۔

[4] صحیفہ حضرت یسعیاہ رکوع ۷ آیت ۱۴

جس کا ترجمہ ہے خدا ہمارے ساتھ۔ پس حضرت یوسف نے نیند سے جاگ کر ویسا ہی کیا جیسا اللہ وتبارک تعالیٰ کے فرشتہ نے انہیں حکم دیا تھا اور آپ اپنی زوجہ محترمہ کو اپنے ہاں لے آئے۔ اور انہیں نہ جانا[5] جب تک آپ کے بیٹا نہ ہوا اور اس کا نام عیسیٰ رکھا۔

ولادتِ مبارک

(انجیل شریف بہ مطابق حضرت لوقا رکوع ۲ آیت ۱تا۷) بتاریخ ۲۵ دسمبر ۵ قبل از مسیح

ان دنوں قیصر اوگستس کی طرف سے فرمان جاری ہوا کہ رومی حکومت کی ساری رعایا کے نام لکھے جائیں، (یہ پہلی اسم نویسی تھی جو سوریا کے حاکم کورینس کے عہد حکومت میں ہوئی اور سب لوگ نام لکھوانے کے لئے اپنے اپنے شہر کو گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام بھی گلیل کے شہر ناصرت سے یہودیہ میں حضرت داؤد علیہ السلام کے شہر بیت لحم کو روانہ ہوئے۔ کیونکہ آپ حضرت داؤد کے گھرانے اور آل اولاد سے تھے تاکہ وہاں اپنی منگیتر حضرت مریم کے ساتھ جو حاملہ تھیں نام لکھوائیں۔ جب وہ وہاں تھے تو حضرت مریم بتولہ وضعِ حمل کا وقت آپہنچا۔ اور ان کے پہلوٹھا بیٹا پیدا ہوا۔ آپ نے اسے کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھ دیا کیونکہ ان کے لئے سرائے میں جگہ نہ تھی۔

چرواہوں کو تجسم کی بشارت

(انجیل شریف بہ مطابق حضرت لوقا رکوع ۲ آیت ۸تا۱۴)

کچھ چرواہے رات کے وقت ایک میدان میں اپنے ریوڑ کی نگہبانی کررہے تھے۔ پروردگار کا فرشتہ ان پر ظاہر ہوا اور پروردگار کی بزرگی ان کے چاروں طرف چمکنے لگی۔ وہ بری طرح ڈر گئے۔ لیکن فرشتہ نے ان سے کہا: ڈرومت کیونکہ میں تمہیں بڑی خوشی کی بشارت دیتا ہوں جو ساری امت کے لئے ہوگی کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک نجات دینے والا پیدا ہوا ہے یعنی عیسیٰ مسیح اور اس کا تمہارے لئے یہ نشان ہوگا کہ تم ایک بچے کو کپڑے میں لپٹا اور چرنی میں پڑا ہوا پاؤ گے۔ یکایک آسمان سے فرشتوں کا ایک لشکر اس فرشتے کے ساتھ ظاہر ہوا۔ فرشتے پروردگارِ عالم کی تمجید کررہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ عرشِ معلیٰ پر رب العالمین کی تمجید ہو اور زمین ان آدمیوں کو جن سے وہ راضی ہے صلح اور سلامتی حاصل ہو۔

چرواہوں کا زیارت کے لئے آنا

(انجیل شریف بہ مطابق حضرت لوقا رکوع ۲ آیت ۱۵تا۲۱)۔

جب فرشتے ان کے پاس سے آسمان پر چلے گئے تو چرواہوں نے آپس میں کہا: آؤ ہم بیت لحم کو چلیں اور جس واقعہ کی خبر پروردگارِ عالم نے ہمیں دی ہے اسے دیکھیں۔ لہذا وہ جلدی سے روانہ ہوئے اور حضرت مریم بتولہ اور حضریوسف اور بچے کو جو چرنی میں پڑا تھا دیکھا۔ اور انہیں دیکھ کر وہ بات جو

---

[5] اسلوب بیان سے صاف ظاہر ہے کہ رسول نے سیدنا مسیح کی معجزانہ پیدائش کے مد نظر لفظ "نہ جانا" کا استعمال ضمنی اور محاورے کے طور پر کیا ہے۔ اسکا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ مسیح کی پیدائش کے بعد مریم کنواری نہ تھیں۔ وہ ہمیشہ کے لئے بدستور کنواری رہیں۔ ایسے ہی ضمنی بیان کلام مقدس میں ۲ سلاطین ۶ باب آیت ۲۴ یا پیدائش ۸: ۶، ۷ میں بھی پایا جاتا ہے۔ جو مضمون کو واضح کرنے کی وجہ سے کئے گئے ہیں۔ جو طوفان نوح کی اہمیت کے مد نظر استعمال ہوا کہ "کوا پھر واپس نہ آیا" جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ پہاڑ پر اسکو خوراک مل گئی وغیرہ وغیرہ

انہیں اس بچے کے بارے میں کہی گئی تھی مشہور کر دی۔ چرواہوں کی باتیں سن کر سارے لوگ تعجب کرنے لگے۔ لیکن حضرت مریم بتولہ ساری باتوں کو دل میں رکھ کر ان پر غور کرنے لگیں۔ اور چرواہے جیسا انہیں بتایا گیا تھا ویسا ہی سب کچھ دیکھ کر اور سن کر اللہ وتبارک تعالیٰ کی حمد و تمجید کرتے ہوئے واپس چلے گئے۔